## 104805 ـ ماں کے خاوند اور گود میں پرورش کرنے والی بچی کے حقوق

**سوال**

لڑکی پر ماں کے خاوند کے حقوق کیا ہیں، اور آدمی پر اس کی پرورش میں بیوی کی بیٹی کے حقوق اور واجبات کیا ہیں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد لله.

ربیبۃ یعنی گود میں پرورش کرنے والی بچی وہ ہوتی ہے جو بیوی کی پہلے خاوند سے پیدا ہوئی ہو، اور اگر خاوند نے بیوی سے دخول کر لیا ہو تو اس کی یہ بچی اس پر محرمات ابدیہ میں شامل ہوتی ہے، اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ اس کی محرم عورتوں میں شامل ہو جائیگی.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" جب کسی شخص نے عورت سے نکاح کر لیا اور اس کی رخصتی ہو گئی اور بیوی سے جماع و دخول کر لیا تو خاوند کے لیے بیوی کی بیٹی یا بیٹی کی اولاد اس پر ابدی حرام ہو جاتی ہے چاہے وہ پہلے خاوند سے ہو یا اس کے بعد والے خاوند سے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو، اور تمہاری دودھ شريك بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں النساء ( 23 ).

یہاں ربیبۃ سے مراد بیوی کی بیٹی ہے اور جس عورت سے اس نے دخول کر لیا ہے اس کی بیٹیوں کے لیے وہ محرم شمار ہو گا اور ان کے لیے اس سے پردہ نہ کرنا جائز ہے " انتہی

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ( 17 / 367 ).

اس مسئلہ كا بيان سوال نمبر ( 20750 ) اور ( 33711 ) كے جوابات ميں گزر چكا ہے آپ اس كا مطالعہ كريں.

ربيبہ يعنى گود ميں پرورش پانے والى بچى اور اس كى ماں كے خاوند كے متعلق بعض حقوق يہ ہيں:

ايك دوسرے كے ساتھ صلہ رحمى اور احترام اور اچھا سلوك كرنا چاہيے، سب مسلمانوں كو حكم ہے كہ وہ دوسرے مسلمان بھائيوں كے ساتھ حسن سلوك اور بہتر معاملہ سے پيش آئيں، تو پھر سسرالى رشتہ داروں ساتھ جو محرم بھى ہوں ان حقوق كا زيادہ خيال ركھنا چاہيے، بلاشك و شبہ ان كا باقى عام مسلمانوں سے زيادہ خيال ركھنا چاہيے اور انہيں زيادہ عزت دينى چاہيے.

ليكن يہ ہے كہ ان دونوں كے درميان نفقہ اور اطاعت و ايك دوسرے كى خدمت كرنا واجب نہيں، لہذا گود ميں پرورش كرنے والى بچى اپنى كى طرح امور ميں شرعى وجوب كا حكم نہيں لےگى، ليكن اگر خاوند احسان كرتے ہوئے اور حسن سلوك سے كام ليتے ہوئے بيوى كى بچى پر خرچ كرتا ہے، اور اس كے مقابلہ ميں وہ بچى بھى اس كے ساتھ احسان كا سلوك كرتى ہے اور گھر كى خدمت بجا لاتى ہے اور خيال ركھتى ہے تو يہ افضل و بہتر ہے؛ كيونكہ دلوں كو ملانا اور آپس ميں الفت و محبت پيدا كرنا ايك شرعى مقصد ہے اور شريعت اس كا بہت زيادہ خيال كرتى ہے.

خاوند كو معلوم ہونا چاہيے كہ بيوى كے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوك ميں يہ شامل ہے كہ وہ اس كى بچى كے ساتھ اچھا سلوك كرے، اور بچى كو بھى معلوم ہونا چاہيے كہ اس كا اپنى والدہ كے ساتھ حسن سلوك كرنے ميں يہ شامل ہے كہ وہ والدہ كے خاوند كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آئے اور اس كا احترام كرے.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر كسى كى عيالدارى ميں بيٹيوں كے علاوہ بہنيں اور پھوپھياں اور خالہ وغيرہ دوسرى محرم عورتيں بھى شامل ہوں تو انہيں چاہيے كہ وہ ان كے ساتھ حسن سلوك كريں، اور انہيں كھانا اور پينا اور لباس وغيرہ مہيا كريں، تو انہيں بھى وہى اجروثواب حاصل ہو گا جو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تين بيٹيوں كى پرورش كرنے كا بيان كيا ہے.

كيونكہ اللہ تعالى كى رحمت اور اس كا فضل بہت وسيع ہے اور اسى طرح اگر كوئى ايك يا دو بيٹيوں كى پرورش كرتا ہے اور ان كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آتا ہے تو اميد ہے اسے بھى عظيم اجروثواب حاصل ہو گا، جيسا كہ اس پر فقير و مسكين اور رشتہ دار وغيرہ پر احسان و حسن سلوك كرنے والى عمومى آيات اور احاديث دلالت كرتى ہيں.

اگر بيٹيوں كے ساتھ حسن سلوك كرنے كى فضيلت يہ ہے تو والدين يا آباء و اجداد كے ساتھ حسن سلوك كرنا تو اور بھى زيادہ اجروثواب كا باعث ہو گا؛ كيونكہ والدين كا حق بہت عظيم ہے، اور ان كے ساتھ حسن سلوك كرنا فرض ہے، اس ميں كوئى فرق نہيں كہ حسن سلوك كرنے والا باپ ہو يا ماں كيونكہ حكم عمل پر مبنى ہے "

اللہ تعالى ہى توفيق دينے والا ہے " انتہى

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز ( 25 / 365 ).

مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ايك مسلمان گھرانے ميں خاندانى معاشرتى روابط كس طرح ہو سكتے ہيں ؟

كميٹى كا جواب تھا:

" اللہ سبحانہ و تعالى نے ايسے امور كى محافظت كا حكم ديا ہے جس سے خاندان اور معاشرے كے افراد كے درميان روابط مضبوط ہوں، اسى ليے اللہ سبحانہ و تعالى نے رشتہ داروں كے ساتھ صلہ رحمى كرنے اور ان كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آنے كا حكم ديتے ہوئے فرمايا:

اور اس اللہ سے ڈرو جس كے نام پر ايك دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھى اجتناب كرو، يقينا اللہ تعالى تم پر نگہبان ہے النساء ( 1 ).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور تم اللہ كى عبادت كرو اور اس كے ساتھ كسى اور كو شريك مت كرو، اور والدين اور رشتہ داروں كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آؤ .

اور ايك مقام پر اللہ رب العزت كا فرمان ہے:

كہہ ديجئے كہ آؤ ميں تم پر وہ تلاوت كروں جو تم پر تمہارے پروردگار نے حرام كيا ہے، يہ كہ تم اس كے ساتھ كسى كو شريك مت كرو، اور والدين كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آؤ، اور فقر كے ڈر سے اپنى اولاد كو قتل مت كرو، انہيں بھى اور تمہيں بھى ہم روزى ديتے ہيں .

اور ايك مقام پر فرمان بارى تعالى ہے:

اور تيرے رب كا حكم ہے كہ تم اس كے علاوہ كسى اور كى عبادت مت كرو، اور والدين كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آؤ .

اس موضوع كے متعلق قرآن مجيد ميں بہت سارى آيات ہيں.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" قطع رحمى كرنے والا شخص جنت ميں داخل نہيں ہو گا "

صحيح بخارى اور مسلم.

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو شخص يہ پسند كرتا ہے كہ اس كى روزى ميں اضافہ ہو اور اس كا ذكر باقى رہے تو وہ صلہ رحمى كرے "

اسے بخارى نے روايت كيا ہے.

اور ايك حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا اللہ تعالى نے تم پر والدہ كى نافرمانى اور بيٹيوں كو زندہ درگور كرنا حرام كيا ہے ..... " الحديث

اسے بخارى اور مسلم نے روايت كيا ہے.

اس كے علاوہ اور بھى بہت سارى احاديث ہيں جو صلہ رحمى كى ترغيب دلاتى ہيں، اور اسلامى آداب اختيار كرنے اور مكارم اخلاق اور حسن معاشرت كى حفاظت كرنے كا حكم ديتى ہيں.

تو اس طرح خاندان كے افراد كے مابين ترابط مضبوط ہوتے ہيں اور سب مسلمان آپس ميں اجتماعيت اختيار كر جاتے ہيں نہ كہ اسلامى آداب كو ترك كر كے اور مكارم اخلاق سے باہر نكل كر " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء ( 25/ 296 ).

واللہ اعلم .